بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

٭ افواجِ پاکستان کی تاریخی مشقیں
"ضربِ مومن"

٭ جہادِ افغانستان میں ابنائے دارالعلوم کی شہادت

پاک افواج کی حالیہ تاریخی مشقیں "ضربِ مومن" ایک ایسی پیش رفت اور مبارک اقدام ہے جو ہر لحاظ سے لائقِ تحسین وقابلِ صد آفرین ہے۔ گو کسی بھی ملک کی افواج کی اس قسم کی مشقوں سے قوم وملت کے حق میں کسی بڑے اور اہم انقلابی نتائج اور اثرات کی توقعات وابستہ کرنا قبل از وقت سہی، تاہم مضمرات ومحرکات اور پاکیزہ مقاصد کی بنا پر مسلمان سپاہیوں اور کسی بھی اسلامی ریاست کی مسلمان افواج کی اتنے بڑے پیمانے پر مشقیں بذاتِ خود ایک بڑی کامیابی ہے۔

کیونکہ اس سے پوری قوم میں سپہ گری، اجتماعیت، حفاظتِ ملک ووطن، جوشِ جہاد اور جذبۂ جاں سپاری کی آبیاری ہوتی ہے۔ اتحادِ ملی کا احساس اجاگر ہوتا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک روشن مستقبل کی غمازی کرتا ہے۔

مسلمانوں کا باہمی اتحاد، اسلامی ریاست کی تشکیل، افواجِ اسلامی کی تربیت، ملی وفکری یک جہتی اور دفاعی صلاحیتوں کی بقا وحفاظت ایک ایسی چیز ہے جسے ہر دور میں مسلمانوں کی فتح وعروج اور بقاء وسالمیت میں ریڑھ کی ہڈی جیسا مقام حاصل رہا ہے۔

قرآن وحدیث از اول تا آخر مسلمانوں کو ریاست کی ضرورت، منظم اجتماعی زندگی کی اہمیت، دین وسیاست میں تفریق وضلالت سے گریز، اتحاد واجتماعیت، دفاعی صلاحیت کے انضباط وبقا اور باہمی افتراق وانتشار، تحزب وانشقاق سے اجتناب کی تلقین سے لبریز ہیں۔ سورۃ انفال میں ارشاد ہے

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ	اور ان کے مقابلہ کے لئے جس قدر بھی تم سے
قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ	ہو سکے سامان درست رکھو قوت سے اور

تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ اٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ (انفال ۶۰)	پلے ہوئے گھوڑوں سے جس کے ذریعہ سے تم اپنا رعب رکھتے ہو۔ اللہ کے دشمنوں پر اور اپنے دشمنوں پر اور ان کے علاوہ دوسروں پر بھی کہ تم انہیں نہیں جانتے۔

اسلام پوری امت کو باہمی مربوط قوم، جسدِ واحد، ایک خاندان اور سیسہ پلائی دیوار سے تعبیر کرتا ہے "بنیانٌ مرصوص" "اسنان المشط" اور "جسد واحد" سب اسی تعلیم اتحاد اور جذبۂ دفاع وجہاد کی تمثیلات ہیں۔

مسلمان دنیا کی ایک فاتح، سرخرو اور بالادست قوم ہونے کے باوجود آج اغیار کی دریوزہ گر اور دشمنوں کے رحم وکرم پر رہنے اور خوشی خوشی طوقِ غلامی پہننے والی قوم بن کر رہ گئی ہے یہ وہ قوم ہے جسے قدرت نے بے پناہ وسائل، رزق، گوناگون خزائن، بے حساب معدنیات، زمینی قوتوں، پیٹرول، سونا اور فولاد تک سے بے تحاشا مالامال کر دیا ہے۔ افرادی لحاظ سے بھی وہ دنیا کی ایک عظیم تر قوت ہے۔ جغرافیائی انفصال و ارتباط کے لحاظ سے بھی چین سے لے کر کاشغر تک وہ زمین کے لئے ناف اور دنیا کے لئے دل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود ان کے وسائل یورپ کے لئے غنیمت، ان کی سلطنتیں یورپ کے لئے جاگیر، اور ان کے افراد غلام بنا دئے گئے ہیں۔ یورپ مسلمانوں کی تمام جوہری توانائیوں کو حاصل کرتا اور بدلے میں انہیں بے دینی، فحاشی، تہذیب زندقہ، الحاد عریانیت، مادیت، کفر وشرک زیغ و فساد باہمی منافقت، جنگ وجدال، افتراق و انتشار کے تحائف دے کر چار ونا چار اپنے ہی دامن میں پناہ لینے پر مجبور کر دیتا ہے۔ یورپ کی کوششیں یہی ہیں کہ دینِ اسلام خود مسلمانوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے اس کی خوبیاں چھپی رہیں۔ اس کے لئے یہ امید افزا علامت ہے کہ مومن خود ایمان سے محروم ہے وہ اسے تھپکیاں دے دے کر سلائے رکھتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ جاگ اٹھے اور اپنی تکبیروں اور ضربِ مومن سے فسانہ وافسوں اور شیطانی سحر وطلسم کے تار پود بکھیر دے۔ وہ مومن کو جد وجہد کی رزمگاہ سے الگ تھلگ رکھنا چاہتا ہے۔ تاکہ زندگی کے ہر محاذ پر وہ ناکام ہی ہوتا رہے اور بساطِ عالم پر مؤثرانہ رول نہ ادا کر سکے۔ اور اس کی کامیابیوں کی وجہ بھی یہی ہے کہ مسلمانوں نے آج تک خود کو پہچانا نہیں۔ اور اپنے دفاعی صلاحیتوں کو مضبوط کرنے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی وہ پالیسی نہیں اپنائی جو خدا اور

رسولؐ کی تعلیمات کے مطابق ہو وہ جہاں بانی اور حکمرانی کے تمام آداب بھلا بیٹھے ہیں۔ ان کی تیغ بے نیام کند ہوکر رہ گئی ہے۔ ان کی نومیدیٔ جاوید کا یہ حال ہے کہ اب گویا حرمت جہاد پر اجماع ہوگیا ہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ ۝

ذلت وادبار، شکست و ریخت مسلمانوں کے مقدر کی چیز نہ تھی۔ مگر اپنی اخلاقی وروحانی، مادی سیاسی اور دفاعی صلاحیتوں کی حفاظت سے بے اعتنائی، افتراق وانتشار اور باہمی جنگ و جدال نے ہمیں غیروں کا لقمۂ تر بنائے رکھا۔ اسی بیماری کے یہ تلخ اثرات ہیں جسے آج تک کسی نہ کسی صورت ہیں بھگت رہے ہیں۔ پاکستان کا دولخت ہو جانا کوئی بھول جانے والا حادثہ نہیں اور اب توصوبائی عصبیت کے عفریت نے مزید حصے بخرے کی ٹھان لی ہے اغیار نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ مسلمانوں کو باہمی جنگ و جدال میں ڈال دیا ہے۔ سندھ جل رہا ہے کسی وقت بھی یہ ابلنے والا لاوا آتش فشاں بن سکتا ہے ایسے حالات میں پاک فوج کی عظیم جنگی اور دفاعی مشقیں روشنی کی ایک کرن ہیں۔ جو عالم اسلام کے افق پر نمودار ہوئیں۔ صرف پاکستانیوں کے لئے ہی نہیں پوری دنیا کے مسلمانوں اور امن پسند قوتوں کے لئے کتنی مسرتوں، ولولوں اور شادمانیوں کا ذریعہ بنیں۔

بلاشبہ ایسی مشقیں، خود کفالت اور دفاعی صلاحیتوں کی حفاظت اور فوجی تربیت کا شاندار اہتمام ہونا چاہئے۔ اور ہمیں اجتماعی طور پر اپنے عروج و زوال، فتح و شکست اور ذلت و پستی کے اسباب کا کھوج بھی لگاتے اور خرابی و بربادی کا مداوا بھی کرتے رہنا چاہئے ؎

مقصود ہنر سوز حیات ابدی ہے
یہ ایک نفس یا دو نفس مثل شرر کیا

یہودی استعمار، ہندو عیاری اور روسی یلغار سے کسی بھی طرح کی چشم پوشی، مداہنت یا نرم رویہ نہیں برتنا چاہیے۔ بلکہ اس بارے میں ہمارا شیوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور اقوال اور اعمال والا ہونا چاہیئے کہ ابھی ہتھیار نہیں رکھے تھے کہ جبرائیل امین کی اطلاع پر یہود کا پوری طرح قلع قمع کرنے کے لئے دوبارہ مستعد ہوگئے۔ ارشاد ربانی بھی یہی ہے :-

وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ

جب تک فتنۂ کفر کی پوری بیخ کنی نہ ہو مسلمانوں کو آرام کرنے کا حق نہیں بلکہ مصروف جہاد رہنا چاہیے

تاہم یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ مسلمانوں کی قوت، غلبہ و اتحاد اور فتح و عزیمت کا اصل سر رشتہ تمام مادی اور ظاہری اسباب سے بڑھ کر غیر محسوس اور روحانی بنیادوں، ایمان کی پختگی، اسلام کی راسخ بازی اور اس سے صحیح اور کامل شکل میں وابستگی پر ہے۔ یہ رشتہ ایمان و اسلام، قومی ترقی و استحکام اور خود مختاری و ملی قوام کی خشت اول ہے جس کے مقابلے میں پوری زمین اور اس کی ساری قوتیں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔

"ضرب مومن" تب کارگر ہوگی جب ضارب واقعۃً بھی مومن ہو۔ لہٰذا واقعی ترقی و استحکام اور قومی سالمیت کے لئے تجدید ایمان، تعمیل اسلام اور خدا و رسولؐ سے ان ٹوٹے وابستگی کو بھی غور و فکر اور تمرین و مشق کا بنیادی مسئلہ بنانا چاہئے۔ نظریاتی بنیادوں کی تطہیر اور استحکام کے لئے قرآن اور قرآنی تعلیمات کو اپنی قومی و ملّی، سیاسی، دفاعی اور فوجی پالیسیوں کا محور بنانا ہوگا۔ وی سی آر اور جنسی آزادی کے تمام محرکات سے پاک فوج کی بارکوں کو پاک کرنا ہوگا۔ ان کے دل و دماغ سے مغربی آزادی کی گرفت اور مغرب کی مادہ پرستانہ تہذیب کا قلادہ دور کرنا ہوگا۔ اور ان کے عقائد و نظریات کو اوہام و خرافات اور شک و تذبذب کے ظلمات سے نکال کر یقین و معرفت کے انوار سے روشن کرنے کا اہتمام بھی کرنا ہوگا کیونکہ مسلمان مغرب کا ہو یا مشرق کا، جب مومن ہے اور واقعۃً مومن ہے تو لا الٰہ الا اللہ کہنے اور عقیدہ کے اتحاد کے بعد کسی دوسرے کلچر، ثقافتی تربیت و معاہدہ اور تہذیب کا محتاج نہیں۔ عقیدہ کا استحکام "ضرب مومن" کو غیر فانی اور لا دوام استحکام بخشتا ہے۔

عالمی سطح پر کفر کی "ملت واحدہ" کو اب نہ تو اشتراکیت سے خطرہ ہے نہ مغربی جمہوریت سے اور نہ ملوکیت سے۔ وہ صرف اور صرف امت مسلمہ اور ملت محمدیہ سے لرزہ براندام ہے جس کی خاکستر میں نئی زندگی کے شرارے اور عزم و ہمت کے انگارے چھپے اور دبے ہوئے ہیں۔ جس کی رسی جل گئی ہے مگر اس کے بل نہیں گئے۔ اس امت میں باشعور و باصلاحیت افراد، عبقری شخصیتوں، رجال کار اور مردان غیب کی اب بھی کوئی کمی نہیں۔ جو شکست کو فتح سے بدلنے، ہاری ہوئی بازی کو جیتنے اور ڈوبی ہوئی کشتی کو تیرانے کی اہلیت اور ہمت رکھتے ہیں۔ اس قوم میں ایسے اصحاب عزیمت و استقامت اب بھی موجود ہیں جن کی سحر خیزی و شب بیداری ہنوز برقرار ہے۔ ان کی راتیں سوز و گداز عرض و نیاز میں بسر ہوتی ہیں۔ جو اشک سحر گاہی سے وضو کرتے ہیں۔ دعائے نیم شبی اور نالہ سحر گاہی جن کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔ کفار عالم زمانے کے انقلابات اور مقتضیات سے مبتلائے فکر و غم ہیں۔ کہ وہ کہیں

اس امت کی بیداری کا سامان نہ بن جائیں۔ اور پھر سے وہ دینِ محمدی کی طرف بازگشت کر کے نورِ ایمان سے منور جذبہ اسلام سے بھرپور "ضربِ مومن" بن کر نہ ابھرنے لگیں۔ کہ مسلمانوں کی بیداری کا مطلب ایک قوم کی بیداری نہیں بلکہ پوری دنیا کی بیداری ہے اس قوم میں تو ذات و کائنات کا رشتہ جڑا ہوا ہے جہاں اس میں احتسابِ نفس ہے وہیں احتسابِ کائنات بھی ہے

ہر نفس ڈرتا ہوں اس امت کی بیداری سے میں
ہے حقیقت جس کے دین کی "احتسابِ کائنات"

ہماری دعا ہے کہ پاک فوج کی "ضربِ مومن" پوری ملت کے لئے عمدہ و اعلیٰ اور زیادہ سے زیادہ مثبت اور نتیجہ خیز ثمرات کا ذریعہ ثابت ہو اور پاکستان سمیت دنیا بھر کے مسلمان اس کے برکات سے مالامال ہوں۔ آمین

جہادِ افغانستان میں ابناء دارالعلوم کی شہادت

مولانا عبدالحق شہید دارالعلوم کے جواں سال فاضل، اسلام کے فرزندِ جلیل مولانا عبدالحق الافغانی بھی گذشتہ ماہ جہادِ افغانستان کے میدانِ کارزار میں نہایت اہم اور شاندار فرائض اور خدمات انجام دیتے ہوئے بارگاہِ صمدیت سے خلعتِ خونِ شہادت سے سرفراز ہو گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

موصوف ۱۴۰۱ھ - ۱۹۸۱ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے دورہ حدیث پڑھا۔ ۱۴۰۲ھ میں اسلام آباد کی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی کے کلیۃ الشریعہ میں داخلہ لیا۔ اور ایل ایل بی کیا۔ ۱۴۰۵ھ میں جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ کے مکتبہ الشریعہ میں داخلہ لے کر عمدہ نمبروں پر کامیابی حاصل کی۔ اور سعودی حکومت کی طرف سے مکۃ المکرمہ ام القراء میں ان کی تقرری ہوئی۔

آپ سعودی عرب سے ہر سال عرب رفقاء کو ساتھ لا کر مادرِ علمی دارالعلوم حقانیہ حاضر ہوتے۔ اپنے شیخ و مربی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے زیارت و ملاقات اور حصولِ دعا کی سعادتیں حاصل کر کے معرکہ حق و باطل میں قائدانہ ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآ ہوتے۔ شہادت ان کا مقصود تھی اور اسے وہ اپنی تمام تر مساعی کا ہدف بنائے ہوئے تھے یہ مقصد بھی انہیں حاصل ہو گیا۔

دعا ہے کہ خدائے حی و قیوم اس شیر بیشہ اسلام کے خونِ شہادت کے صدقے گلشنِ اسلام کو دائمی